REGD. No. L.5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

یوم سہ شنبہ ۴ صفر ۱۳۸۱ھ

روزنامہ

الفضل

ربوہ

فی پرچہ ایک آنہ ۶ پائی (سابقہ)
۱۰ نئے پیسے

جلد ۵۰/۱۵ | ۱۸ وفا ۱۳۴۰ ہش | ۱۸ جولائی ۱۹۶۱ء | نمبر ۱۶۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

نخلہ ۱۶ جولائی بوقت ۱/۲-۱۰ بجے صبح

کل دن بھر حضور کی طبیعت اچھی رہی مگر رات نیند ٹھیک طرح نہیں آئی اور ۳ بجے کے بعد سے کافی بے چینی کی تکلیف ہو گئی آج صبح طبیعت قدرے بہتر ہے۔

احباب جماعت حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خاص توجہ اور درد کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

امریکی محکمہ خارجہ صدر کینیڈی کی یقین دہانی کو عملی جامہ پہنانے کیلئے مناسب اقدامات کریگا

دوسرے پنجسالہ منصوبے کے سلسلہ میں پاکستان کی ضروریات پوری ہو جائیں گی

واشنگٹن ۱۷ جولائی۔ امریکی محکمہ خارجہ صدر کینیڈی کی یقین دہانی کو عملی جامہ پہنانے کے لئے عنقریب مناسب اقدامات کرے گا۔ صدر کینیڈی نے وعدہ کیا تھا کہ پاکستان کے ترقیاتی منصوبوں پر موثر عملدرآمد کرنے کے لئے ضرورت کے مطابق امداد دی جائیگی اس وعدہ کی روشنی میں امریکی حکومت کو یقین ہے کہ دوسرے پنجسالہ منصوبے کے سلسلہ میں پاکستان کی ضروریات پوری ہو جائیں گی۔ تاہم جب تک امریکی کانگرس غیر ملکی امداد کے بل کے بارے میں کوئی فیصلہ نہیں کرتی اس وقت تک امریکی امداد کے بارے میں کوئی قطعی اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔ لیکن امریکی محکمہ خارجہ امداد کلب کے رکن ممالک سے امدادی کلب کے آئندہ اجلاس کے بارے میں سلسلہ جنبانی کرے گا۔ امریکی محکمہ خارجہ کے ایک ماہر اقتصادیات نے ایک بیان میں کہا ہے کہ پاکستان کی منصوبہ بندی بنیادی طور پر معقول ہے اور امدادی کلب کا اپنے پہلے اجلاس میں پاکستان کی ضروریات کو پورا نہ کرنے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ امدادی کلب کو پاکستان کی منصوبہ بندی کی معقولیت پر کوئی شک تھا۔ جبکہ پاکستان کو امدادی کلب کے پہلے اجلاس میں ۲۳ کروڑ ڈالر امداد ملی۔ بھارت کو کلب کے پہلے اجلاس میں کچھ بھی امداد نہیں ملی تھی۔ ماہر اقتصادیات نے کہا کہ میں نے پاکستان میں غیر ملکی امداد کے استعمال کے بارے میں کسی قسم کی کوئی شکایت نہیں سنی ہے۔ میرا اپنا نقطہ نظر یہ ہے کہ پاکستان نے غیر ملکی امداد کو بڑے اچھے طریقہ سے استعمال کیا ہے۔

چیسٹر باؤلز موجودہ عہدہ سے سبکدوش ہو جائیں گے

نیو یارک ۱۷ جولائی۔ امریکی اخبارات میں شائع شدہ اطلاع کے مطابق بھارت کے حامی امریکی نائب وزیر خارجہ مسٹر چیسٹر باؤلز عنقریب اپنے عہدہ سے سبکدوش ہو جائیں گے۔ وائٹ ہاؤس اب ان کے حق میں نہیں ہے۔ خیال ہے بین الاقوامی امور سے متعلق صدر کینیڈی کے خصوصی معاون مسٹر جارج بنڈی مسٹر چیسٹر باؤلز کی جگہ نائب وزیر خارجہ مقرر ہوں گے۔ مسٹر باؤلز کو گشتی سفیر بنا دیا جائے گا۔

ربوہ کے مہمان خانہ میں ٹیلیفون لگ گیا ہے

اس ٹیلیفون پر انشاء اللہ دن رات ڈیوٹی رہے گی

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی صدر نگران بورڈ ربوہ

بیرونی احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ خدا کے فضل سے لنگر خانہ و مہمان خانہ ربوہ میں ٹیلیفون لگ گیا ہے جس کا نمبر ۷۹ ہے۔ اور مجھے افسر صاحب لنگر خانہ نے اطلاع دی ہے۔ کہ اس ٹیلیفون پر انشاء اللہ دن رات ڈیوٹی رہا کرے گی۔ پس جو بیرونی دوست جنازوں وغیرہ کے متعلق مرکز میں اطلاع دینا چاہیں یا خاص مہمانوں کی آمد کے متعلق اطلاع دینا چاہیں انہیں چاہیئے کہ اس نمبر (یعنی نمبر ۷۹) پر ٹیلیفون کیا کریں۔ اس سے پہلے بیرونی احباب عموماً میرے فون نمبر پر اطلاع دیا کرتے تھے۔ لیکن اب چونکہ میں اپنے نئے مکان میں منتقل ہو گیا ہوں۔ اور میرا یہ مکان ربوہ کے مرکزی حصہ سے کافی دور ہے۔ لہذا اب میرے لئے دفتر وصیت یا مہمان خانہ کو اطلاع بھجوانا مشکل ہے۔ پس آئندہ ایسی سب اطلاعات کے لئے مہمانخانہ کے فون نمبر ۷۹ پر بات کرنی چاہیئے۔ دوست نوٹ کر لیں۔

خاکسار مرزا بشیر احمد صدر نگران بورڈ ربوہ ۶۱/۷/۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت یابی کیلئے اجتماعی دعا کی تحریک

— حضرت مولوی محمد دین صاحب قائمقام ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ —

بعض احباب جماعت کی طرف سے یہ تحریک موصول ہوئی ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے لئے جہاں احباب مقامی طور پر متفرق اوقات میں اللہ تعالےٰ کے حضور دعائیں کرتے ہیں۔ وہاں یہ صورت بھی پیدا کی جائے کہ کسی معین تاریخ اور وقت پر تمام احباب جماعت اپنی اپنی جگہ جمع ہو کر حضور کی صحت کے لئے دعا کریں اور اس طرح اجتماعی دعا ہو۔

اس بارہ میں غور کیا گیا ہے چونکہ اکثر مقامات کے درمیان فاصلہ زیادہ ہونے کی وجہ سے ان کے اوقات میں بھی فرق پڑ جاتا ہے۔ اور اس طرح ربوہ میں جو وقت مقرر ہو۔ اس کے مطابق دوسرے مقامات کے لئے صحیح طور پر یہ تعین کرنا مشکل ہے کہ وہاں اس وقت کیا وقت ہوگا۔ اس لئے اس بارہ میں قابل عمل صورت تجویز کرنی مشکل ہے۔ البتہ یہ تحریک کی جاتی ہے کہ تمام احمدی جماعتیں اپنے ہاں مغرب کی نماز کی آخری رکعت کے دوسرے سجدہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کاملہ اور کام کرنے والی لمبی عمر عطا ہونے کے لئے اللہ تعالےٰ کے حضور الحاح و تضرع کے ساتھ دعا کریں۔

اگر جماعتیں اس طور پر دعا میں التزام اور دوام پیدا کریں۔ تو اس طرح اجتماعی دعا کی غرض حاصل ہو جاتی ہے کہ ہر آب اور دن کے ہر لمحہ میں کرۂ ارض کے کسی نہ کسی خطہ کی طرف سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے لئے عاجزانہ دعا اللہ تعالےٰ کے حضور پہونچتی رہے گی۔

امید ہے جماعتیں کو دعا کے لئے اس طرح توفیق ملنے سے اللہ تعالیٰ کی رحمت جوش میں آ کر حضور کی صحت کے لئے فیضان الٰہی جاری ہو جائیگا۔ امید ہے جماعت کے دوست اس تجویز کو اپنے اپنے ہاں پوری پابندی سے اپنائیں گے اور اس سلسلہ کو چالیس دن تک جاری رکھیں گے۔ ہر مغرب کی نماز سے قبل امام صاحب مقتدیوں کو بتا دیا کریں کہ آخری رکعت کے آخری سجدہ میں حضور ایدہ اللہ کی صحت کے لئے دعا ہوگی۔

درخواست دعا

محترم جناب قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل چند روز سے بعارضہ بخار بیمار ہیں اور بہت کمزور ہو گئے ہیں احباب جماعت محترم قاضی صاحب کی صحت یابی کیلئے دعا فرمائیں۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

ضربت علیہم الذلۃ والمسکنۃ

اللہ تعالیٰ نے جہاں بنی اسرائیل کو نبوت تک کی نعمت عطا کی وہاں اس نے انہیں حکومت کی نعمت بھی عطا کی لیکن جب وہ اپنی بدعنوانیوں کی وجہ سے اپنا معیار اخلاق بلند نہ رکھ سکے تو اللہ تعالیٰ نے پہلے ان سے حکومت کی نعمت چھین لی مگر نبوت کی نعمت حضرت عیسےٰ علیہ السلام تک جاری رکھی تاکہ وہ سدھر جائیں مگر انہوں نے نبیوں کو بھی قتل کیا اور ان کی نافرمانی کرنا شروع کر دی۔ چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد جو سلسلہ موسوی کے آخری نبی ہیں۔ بنی اسرائیل سے نبوت کی نعمت بھی اٹھا لی گئی اور نبی آخرالزمان کو ان کے بھائیوں میں سے برپا کیا۔

حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی شناخت نہ کرنے کی سب سے بڑی وجہ یہ تھی کہ حکومت چھن جانے کی وجہ سے یہودیوں کو اپنی کھوئی ہوئی دنیوی وجاہت اور غیر قوموں سے آزادی کا ہر دم خیال رہنے لگا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے نبیوں سے وہ یہی امید رکھنے لگے کہ جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت داؤدؑ اور حضرت سلیمانؑ نے نبوت کے ساتھ بادشاہی بھی کی تھی اسی طرح وہ نبی بھی ان کو دنیوی شان و شوکت واپس لا کر دیں۔ انہوں نے یہ نہ سمجھا کہ حکومت کی نعمت ان کو اس اعلیٰ کردار کے انعام کے طور پر ملی تھی جو انہوں نے ایک وقت دکھایا تھا اور جس کو وہ اب چھوڑ بیٹھے تھے اس طرح حکومت جو ایک نعمت الٰہی تھی ان کی بدعنوانیوں کی وجہ سے ان کیلئے ٹھوکر کا باعث بنی۔

ہر چند پے بہ پے انبیاء علیہم السلام مبعوث ہو کر ان کو اللہ تعالیٰ کے راستہ پر گامزن کرنا چاہتے تھے جس میں ان کو قربانیاں کرنی پڑتی تھیں مگر دنیوی حکومت کے شوق میں وہ نبیوں کو جھٹلاتے رہے۔ اور ان ہدایات پر جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کو ملتی تھیں عمل نہ کیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ سوا ایک اقل اقلیت کے باقی تمام قوم اپنی جہالت کی وجہ سے بجائے انعام یافتہ ہونے کے مغضوب الٰہی ہو گئے اور ان پر اور مصیبتوں کے علاوہ غلامی کی سخت مصیبت پڑ گئی اور دنیا میں ذلیل و رسوا ہو کر رہ گئے۔ قرآن کریم نے اس کو بدیں الفاظ بیان فرمایا ہے۔

وضربت علیہم الذلۃ والمسکنۃ۔

یعنی ان پر ذلت اور مسکنت ڈال دی گئی۔ چنانچہ وہ روز بروز ذلیل و رسوا ہوتے چلے گئے اور مختلف ممالک میں پراگندہ ہو گئے۔ یہ قوم جو اللہ تعالیٰ کی منتخب قوم تھی جس میں بے شمار انبیاء علیہم السلام مبعوث ہوئے جن کو اس وقت کی معلومہ دنیا کی شہنشاہی عطا کی گئی۔ ایسی گری کہ کیا بلحاظ اخلاقی دولت اور کیا بلحاظ دنیوی وجاہت کے وہ صفر الیدین ہو کر رہ گئے۔ وہ ایک مدت سے یورپ اور ایشیا کی اقوام کا کھلونا بنے رہے ہیں ان کو اپنا وطن چھوڑنا پڑا اور جا بجا غیر اقوام کی غلامی قبول کرنی پڑی۔

اللہ تعالیٰ نے اس قوم کو بہت سی جسمانی اور دماغی قوتیں عطا فرمائی ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کی یہ نعمتیں بھی انہوں نے الحاد و شرک کو تقویت دینے میں صرف کیں۔ اور ان کو دوسری اقوام کے سامنے ایسا تذلل اختیار کرنا پڑا کہ خود ہمارے عہد میں یورپ کے اکثر ممالک میں ان کو بے دریغ قتل کیا گیا۔ ان کی عورتوں کی بے عزتی کی گئی۔ ان کے بچوں کو ذبح کیا گیا۔ جرمنی اور روس میں جو کچھ اس قوم کے ساتھ سلوک ہوا ہے ساری دنیا کے سامنے ہے۔ باوجود اس کے اس قوم میں جو ذہنی قوتیں اللہ تعالیٰ نے رکھی ہیں وہ بھی عظیم ہیں۔ چنانچہ اسی ذہانت کی وجہ سے انہوں نے دنیا کے عظیم ترین ممالک میں اپنا اثر جما رکھا ہے۔ سائنس اور فلسفہ میں یورپ کی اقوام بھی ان کا مقابلہ نہیں کر سکتیں۔ آج دنیا میں اشتراکیت کے نام سے جو الحادی تحریک چل رہی ہے اس کا بانی مبانی بھی مارکس یہودی ہی تھا۔ سائنس اور ریاضی کا عظیم ترین ماہر آئینسٹائن بھی یہودی تھا۔ دنیا کے بڑے بڑے بنک یہودیوں ہی کے قبضہ میں ہیں۔ امریکہ کے مالیات تک ان کے زیر اثر ہیں اور سائنسی تحقیقات میں بھی یہودی ہی یورپ کے ہر ملک میں چھائے ہوئے ہیں۔ امریکہ اور یورپ کی مدد سے انہوں نے فلسطین کے ایک حصہ پر اسرائیل جیسی مملکت بھی حاصل کر لی ہے۔

لیکن اس سب کچھ کے باوجود یہودی قوم کو دنیا میں آج بھی کوئی وقار حاصل نہیں ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ الحادی فلسفہ اور سائنس میں ان کی مہارت بھی حقیقت میں ان کی ذلت اور مسکنت کی ہی ایک صورت ہے۔ کجا وہ قوم جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں سب سے پیش پیش تھی جس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء کا ایک طویل سلسلہ دیر تک جاری کر رکھا تھا جس نے ایک وقت میں اللہ تعالیٰ کے نام کو بلند کرنے میں کارہائے نمایاں سرانجام دیئے تھے آج وہ اپنی خداداد دماغی اور ذہنی صلاحیتیں محض دنیوی معاملات پر ضائع کر رہی ہے اور جو کام اللہ تعالیٰ نے اس کے سپرد کیا تھا وہ اس کو چھوڑ بیٹھی ہے اس میں آج بڑے بڑے منکرین حق پیدا ہو رہے ہیں اور موجودہ مخالف خدا تہذیب میں ایک حد تک ان کو سربراہی کا مقام حاصل ہے۔ باوجود اس کے کہ آج وہ سب سے دولت مند گروہ ہے۔ اور امریکہ اور یورپ کے اقتصادیات پر وہ چھائی ہوئی ہے اور اس وجہ سے وہ ان قوموں کی ملکی حکمت عملی پر بھی اثر انداز ہوتی ہے۔ باوجود اس کے کہ اس میں عظیم سائنسدان اور فلسفی پیدا ہوتے ہیں ان سب باتوں کے باوجود وہ ایک درماندہ اور راندۂ درگاہ گروہ ہے ان کو چیونٹیوں کی طرح پاؤں میں روندا جاتا ہے۔ وہ اس سب کچھ کے باوجود اقوام میں رسوا اور ذلیل سمجھی جاتی ہے۔ انہوں نے بے شک "اسرائیل" حاصل کر لیا ہے۔ مگر پھر بھی اس کی حالت ڈانواڈول ہے۔ وہ محض دوسروں کے سہارے پر زندہ ہے جب کبھی وہ سہارا کمزور ہو گیا۔ اسرائیل کا نام و نشان بھی نہیں رہے گا۔ وہ ان اقوام کے سہارے پر کھڑی ہے جن کو اس کے ساتھ فی الواقعہ کوئی ہمدردی نہیں جن کے پیش نظر صرف اپنے سیاسی مقاصد ہیں۔

ہم نے یہ داستان اس لئے بیان کی ہے کہ اس سے مسلمانوں کو بھی عبرت کا سبق ملتا ہے۔ یہودی بھی اپنے وقت میں مسلمان ہی تھے۔ وہ بھی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد ہیں جو اول المسلمین تھے۔ ان پر اس لئے اللہ تعالیٰ کی رحمتیں نازل ہوئیں کہ وہ مسلمان تھے۔ وہ خدا پرست تھے اللہ تعالیٰ نے ان میں پے بہ پے اپنے فرستادہ مبعوث فرمائے جن پر اس نے اپنا کلام نازل کیا۔ ان سے بڑے بڑے وعدے بھی کئے مگر وہ اپنی نافرمانیوں کی وجہ سے ایسے تباہ ہوئے کہ اب ان پر بڑے بڑے عذاب آ رہے ہیں مگر وہ ٹس سے مس نہیں ہوتے وہ اپنی دنیوی ترقیوں میں مگن ہو کر رہ گئے ہیں مگر اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں ذلیل و حقیر بن گئے ہیں۔

آج مسلمان بھی مغربی تہذیب کے زیر اثر دنیا کے پیچھے بھاگ رہے ہیں۔ یورپ کی مادی ترقیوں نے ان کو بھی مسحور کر لیا ہے۔ خوف یہ ہے کہ وہ بھی دین خدا کا دامن چھوڑ چکے ہیں۔ دردمند دل مدتوں سے ان کا بھی ماتم کر رہے ہیں کیونکہ وہ یہودیوں کے نقش قدم پر چل رہے ہیں وہ بھی خدا تعالیٰ کی حکومت کی بجائے اپنی حکومت چاہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کو بھی بڑی بڑی نعمتیں عطا کیں۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ یہودیوں سے بھی بڑھ کر ان کو نعمتیں ملی ہیں۔ حکومت جو اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت ہے ان کو عطا کی گئی لیکن انہوں نے بھی اللہ تعالیٰ کے نام کو چھوڑ کر اپنے خاندانوں کے نام پر حکومتیں بنائیں اپنی جاہ و حشمت کو بڑھانے کے لئے اللہ تعالیٰ کا نام تو بے شک استعمال کیا مگر اللہ تعالیٰ کا کام چھوڑ دیا۔ علامہ اقبال مرحوم نے بھی کہا ہے ؎

وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود
یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود

کیا یہودیوں کی طرح مسلمان بھی الحاد کے صحرائے اعظم میں سرگرداں اور حیران ہو جائیں گے؟ حالات تو کچھ ایسے ہی ہیں مگر ہمیں یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ اسلام کو ضائع نہیں ہونے دے گا۔ اس کی سنت قدیم یہی ہے کہ جب ایک قوم اس کا کام چھوڑ دیتی ہے تو وہ اپنا کام کسی دوسری تازہ دم قوم کے سپرد کر دیتا ہے۔ اس نے یہودیوں جیسی قوم کو چھوڑ دیا کیونکہ وہ نافرمان ہو چکی تھی اور ان کے بھائیوں میں سے نبی آخرالزمان کو برپا کیا۔ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا پیغام آخری پیغام ہے۔ آپ کے بعد کوئی نئی شریعت نہیں آئے گی۔ اس لئے ہمیں یقین ہے کہ اسلام کو اختیار کرنے والی قومیں خواہ بدلتی رہیں اور اسکے پیرو خواہ کسی وقت بہت تھوڑی تعداد میں موجود رہیں مگر اسلام کو زندہ رکھنے والے ضرور پیدا ہوتے رہیں گے۔ اور قیامت تک اللہ تعالیٰ اس دین کو قائم رکھے گا کیونکہ یہی کامل دین ہے پہلی تعلیمیں چونکہ نامکمل تھیں

(باقی ملاحظہ فرمائیں صث پر)

قادیان سے کیوں ہجرت کی گئی؟

دُنیا میں اشاعتِ اسلام کا کام سب سے اہم اور مقدم تھا اور واقعات نے بتا دیا ہے کہ

یہ کام قادیان میں رہ کر نہیں ہو سکتا تھا

فرائضِ دین کی بجا آوری تقاضا کرتی تھی کہ حضرت مسیح ناصری کے طریق عمل کو اختیار کیا جائے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی ہجرت کے متعلق بعض اہم تصریحات

فرمودہ ۱۶ اپریل ۱۹۴۹ء بمقام ربوہ

قسط نمبر ۲

جیسا واقعہ سقراط کو یونان میں پیش آیا تھا ویسا ہی واقعہ مجھے قادیان میں پیش آیا۔ لیکن

ایک اور واقعہ بھی ہے

جو ہمیں ایک اور نبی اللہ کے متعلق ملتا ہے۔ حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق یہ فیصلہ تھا کہ وہ یہود کی بادشاہت کو دوبارہ دنیا میں قائم کریں گے۔ مگر آپ پر ایک وقت ایسا آیا جب سارا ملک آپ کا دشمن ہو گیا۔ اور اس کی دشمنی ایک خطرناک صورت اختیار کر گئی۔ یہودیوں نے حکومت کے نمائندوں کے پاس آپ کے متعلق شکایتیں کیں۔ اور آپ کو پکڑوا دیا گیا۔ اور آخر حکام کو یہ فیصلہ کرنے پر مجبور کیا گیا۔ کہ آپ باغی ہیں۔ جس طرح یونان کے مجسٹریٹوں نے یہ فیصلہ کیا کہ سقراط باغی ہے۔ اسی طرح فلسطین کے مجسٹریٹوں نے یہ فیصلہ کیا کہ حضرت مسیح علیہ السلام باغی ہیں دونوں کے متعلق ایک ہی قسم کا الزام تھا۔ سقراط کے پاس جب ان کے شاگرد گئے۔ اور آپ کو انہوں نے کہا کہ آپ ملک سے نکل جائیں۔ تو سقراط نے کہا نہیں نہیں میں اس ملک سے باہر نہیں نکل سکتا۔

خدا تعالےٰ کی تقدیر

یہی ہے کہ میں یہاں رہوں اور زہر کے ذریعہ مارا جاؤں۔ اگر میں اس ملک سے باہر نکلتا ہوں۔ تو خدا تعالےٰ کے منشأ کے خلاف کرتا ہوں۔ ادھر حضرت مسیح علیہ السلام کو جب یہ کہا گیا کہ آپ کو پھانسی پر لٹکا کر مارا جائیگا تو آپ نے فرمایا میں اس کے لئے تیار نہیں ہوں۔ میں کوئی تدبیر کروں گا۔ تا کسی طرح سزا سے بچ جاؤں اور مسیح علیہ السلام نے تدبیر کی۔ اور جیسا کہ آپ کو پہلے بتا دیا گیا تھا آپ کو دو تین دن تک قبر میں رکھا گیا اور پھر وہاں سے صحیح سلامت نکال لیا گیا۔ آپ اپنے حواریوں سے ملے۔ اور انجیل کے بیان کے مطابق آپ آسمان پر اڑ گئے لیکن دنیوی تاریخ کے مطابق آپ نصیبین۔ ایران۔ اور افغانستان کے راستہ ہوتے ہوئے ہندوستان چلے آئے۔ پہلے آپ مدراس گئے۔ پھر آپ گورداسپور آئے۔ پھر کانگڑہ کی طرف چلے گئے۔ مگر وہاں موسم اچھا نہ پاکر آپ تبت کے پہاڑوں کے راستہ سے کشمیر چلے گئے۔ گویا ایک طرف یہ مثال پائی جاتی ہے۔ کہ

مامور من اللہ کے متعلق

یہ فیصلہ کیا گیا کہ اسے مار دیا جائے۔ اس کے ساتھی اسے نکالنے کے لئے بڑی بڑی رقمیں خرچ کرتے ہیں۔ اور پولیس بھی ان کے اس کام میں ہمدردی کرتی ہے۔ مگر وہ انکار کر دیتے ہیں۔ اور اپنے ساتھیوں کے اصرار کے باوجود یہ کہہ دیتے ہیں۔ کہ وہ یہاں سے کسی اور ملک میں جانے کے لئے تیار نہیں۔ مگر حضرت مسیح علیہ السلام کو بھی ایسا ہی واقعہ پیش آتا ہے۔ وہ بھی مامور من اللہ اور خدا تعالےٰ کے ایک نبی تھے۔ اور جیسا کہ واقعات بتاتے ہیں سقراط بھی ایک مامور من اللہ تھا۔ دونوں ایک ہی منبع سے علم حاصل کرنے والے تھے۔ ایک ہی قسم کا کام ان کے سپرد تھا لیکن ایک کو جب کہا جاتا ہے کہ آپ یہاں سے نکل جائیں۔ تو وہ یہ جواب دیتا ہے کہ میں یہاں سے نہیں ہٹوں گا۔ اور خدا تعالےٰ کی تقدیر یہی ہے۔ کہ میں یہیں مارا جاؤں اگر میں یہاں سے نکلتا ہوں تو

خدا تعالےٰ کے منشأ کے خلاف

کرتا ہوں۔ لیکن دوسرے شخص یعنی حضرت مسیح علیہ السلام کو جب سزا کا حکم سنایا جاتا ہے۔ تو آپ فرماتے ہیں میں کوشش کرونگا۔ کہ یہاں سے نکل جاؤں اور کسی اور جگہ چلا جاؤں۔ یہ واقعات اس طرح کیوں ہوئے۔ کیا سقراط جھوٹا تھا۔ یا کیا حضرت مسیح علیہ السلام نے ایک خطرناک غلطی کی اور اپنے آپ کو تقدیر الٰہی سے بچانے کی کوشش کی؟

حقیقت یہ ہے

کہ سقراط اس شہر کی طرف مبعوث تھا جس کے رہنے والوں نے آپ کو قتل کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ سقراط ان جگہوں کے لئے مبعوث نہیں تھا۔ جن کی طرف بھاگ جانے کے لئے اسے اس کے شاگرد مجبور کرتے تھے۔ سقراط دوسری قوموں کی طرف مبعوث نہیں تھا۔ لیکن مسیح علیہ السلام کو یہ کہا گیا تھا۔ کہ تم بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں تک بھی

میرا یہ پیغام پہنچاؤ

اور یہ بھیڑیں ایران۔ افغانستان اور کشمیر میں بھی بستی تھیں۔ سقراط اگر اپنے شہر کو چھوڑتا تھا۔ تو وہ ایک مکتب اور مدرسہ کو چھوڑتا تھا۔ جس کے لئے اسے مقرر کیا گیا تھا۔ مثلاً ایک لوکل سکول میں کسی کو ہیڈ ماسٹر مقرر کیا جاتا ہے۔ تو وہ اس سکول کو بلا اجازت نہیں چھوڑ سکتا۔ اگر وہ اس سکول کو بلا اجازت چھوڑے گا۔ تو وہ مجرم ہوگا۔ لیکن ایک انسپکٹر کو اپنے حلقہ میں کسی جگہ پر جانا پڑتا ہے تو وہ بلا اجازت چلا جاتا ہے اور ایک لوکل سکول کا ہیڈ ماسٹر کسی دوسری جگہ نہیں جاتا جب تک وہ اپنے بالا افسر سے چھٹی حاصل نہیں کر لیتا۔

کلماتِ طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

کوئی مامور ایسا نہیں گزرا جس کے لئے ہجرت نہ ہو

"جب خدا تعالےٰ باریک اسباب سے مجرم کو ہلاک یا ذلیل کرتا ہے اور اپنے بندہ کو جو راستباز ہوتا ہے دشمن کے منصوبوں اور شرارتوں سے محفوظ رکھتا ہے۔ اس وقت اس کا نام خیر الماکرین بیان ہوتا ہے۔ یعنی ایسے اسباب مجرم کی سزا کے لئے مہیا کرتا ہے۔ کہ جن اسباب کو وہ اپنے لئے کسی اور غرض سے مہیا کرتا ہے پس وہی اسباب جو بہتری کے لئے بناتا ہے ہلاکت کا باعث بنتے ہیں یہی وجہ ہے کہ مسیح کو ایسے طرز پر بچایا۔ کہ وہ اسباب جو ان کی ہلاکت کے لئے جمع ہوئے تھے۔ ان کی زندگی کا موجب ثابت ہوئے۔ اور ایسا ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو کیسے کفار مکہ کے منصوبوں سے بچا لیا۔ اور اسی طرح پر یہاں بھی اس کا وعدہ ہے۔ اگر یوں کہو کہ وہاں ہی محفوظ کیوں نہ رکھا تو اسکا جواب یہ ہے کہ سنت اللہ یہ نہیں ہے بلکہ خدا اپنا علم دکھانا چاہتا ہے۔ اس لئے وہاں سے نکال لیتا ہے۔ مکر کی حد اسی وقت تک ہے جبکہ وہ انسانی تدابیر تک ہو مگر جب انسانی منصوبوں کے رنگ سے نکل گیا پھر وہ خوارق عادت معجزہ ہوا۔ اگر ذرہ بھی ایمان کسی میں ہو تو وہ ان امور کو صفائی کے ساتھ سمجھ سکتا ہے کوئی نبی ایسا نہیں گزرا۔ جس کے لئے ہجرت نہ ہو۔" (الحکم ۳۰ نومبر ۱۹۰۱ء)

لیکن ایک انسپکٹر بغیر اجازت افسر بالا کے اپنے حلقہ کا دورہ کرتا ہے۔ ایک ہیڈ ماسٹر کو یہ کہا جاتا ہے کہ تم اگر اپنی جگہ کو چھوڑ کر دوسری جگہ گئے تو مجرم ہو گے۔ لیکن انسپکٹر ایک جگہ سے دوسری جگہ جاتا ہے تو اسے کوئی شخص مجرم نہیں گردانتا اس لئے کہ

اس کا دائرہ عمل

اس کا حلقہ وسیع ہے لیکن ایک ہیڈ ماسٹر کا دائرہ عمل ایک سکول تک محدود ہے اور وہ اگر اس سے نکلتا ہے تو قانون کو توڑتا ہے۔ پس سقراط ایک شہر کی طرف مبعوث کیا گیا تھا۔ اس کا دائرہ عمل محدود تھا۔ اگر وہ اس شہر کو چھوڑتا تھا تو گنہگار تھا۔ کیونکہ اس کے مخاطب اسی شہر کے باشندے تھے لیکن حضرت مسیح علیہ السلام نے فلسطین کو چھوڑا تو اس لئے کہ ان کے دائرہ خطاب میں کشمیر بھی شامل تھا۔ حضرت مسیح علیہ السلام نے جب فلسطین کو چھوڑا تو آپ اپنے دائرہ عمل سے کہیں گئے نہیں۔ بلکہ آپ اپنی دوسری ڈیوٹی پر چلے گئے

اگر آپ فلسطین میں ہی رہتے

تو آپ فلسطین میں اپنا کام کر سکتے تھے اور وہ بنی اسرائیل کی دوسری کھوئی ہوئی بھیڑوں تک خدا تعالے کا پیغام پہنچا سکتے تھے۔ حضرت مسیح علیہ السلام نے اگر فلسطین کو چھوڑا تو اس کے بعد آپ کا دائرہ عمل اور وسیع ہو گیا اور یہی وہ چیز ہے جس نے مجھے قادیان چھوڑنے کیلئے اپنی رائے کو بدلنے پر مجبور کیا۔ میرے سپرد جو کام ہے وہ صرف قادیان سے تعلق نہیں رکھتا تھا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اسلام کی اشاعت کے لئے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام کو بلند کرنے کی خاطر ساری دنیا کی طرف مبعوث کئے گئے تھے آپ کا دائرۂ خطاب صرف قادیان تک محدود نہ تھا۔ بے شک میں نے پہلے یہ فیصلہ کیا تھا کہ میں قادیان میں ہی رہوں لیکن بعد میں جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات پر غور کر کے مجھے یقین ہو گیا کہ

جماعت کے لئے ایک ہجرت مقدر ہے

تو میں نے سوچا کہ میرا کام قادیان یا صرف ایک ملک سے وابستہ نہیں بلکہ دوسرے ممالک سے بھی میرا تعلق ہے۔ اگر میں قادیان میں رہتا ہوں تو اس کے یہ معنے ہیں کہ میں ان سب کاموں کو ترک کر دیتا ہوں جو میرے سپرد ہیں اور ایک جگہ اپنے آپ کو مقید کر دیتا ہوں جیسا کہ بصرہ میں قادیان والوں کی حالت ہو گئی تھی۔ لیکن اگر میں قادیان سے باہر چلا جاتا ہوں تو میں صرف ایک چھوٹے سے دائرے سے الگ ہوتا ہوں اور ایک وسیع دنیا کو بلانے پر قادر ہو جاتا ہوں سقراط نے اپنے شہر کو اس لئے نہیں چھوڑا کہ ان کے مخاطب صرف اس شہر والے تھے۔ اور حضرت مسیح علیہ السلام نے فلسطین کو چھوڑا تو اس لئے کہ فلسطین میں ان کے مخاطبوں میں سے صرف دو قبیلے تھے اور دس قبیلے فلسطین سے باہر تھے۔

حضرت مسیح علیہ السلام نے

جن لوگوں کی خاطر فلسطین کو چھوڑا وہ فلسطین میں بسنے والوں سے سینکڑوں گنا زیادہ تھے۔ لیکن میں نے جن لوگوں کی خاطر قادیان کو چھوڑا۔ قادیان وہ اس کی آبادی اس کا ہزارواں حصہ بھی نہیں۔ پس یہ صحیح ہے کہ پہلے یہی فیصلہ کیا گیا تھا کہ میں قادیان نہیں چھوڑوں گا۔ لیکن جب میں نے دیکھا کہ ہمارے لئے ہجرت مقدر ہے تو میں نے قادیان کو چھوڑ کر یہاں چلے آنے کا فیصلہ کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ الہام موجود تھا کہ

"داغِ ہجرت"

اور ادھر میری خوابوں میں بھی یہ بات تھی کہ ہمیں قادیان سے باہر جانا پڑے گا۔ میں نے دیکھا کہ یہ الہام تو موجود ہے مگر ابھی تک ہجرت نہیں ہوئی۔ اس لئے یا تو یہ مثیل مسیح پر پیشگوئی صادق آئے گی اور یا اسے جھوٹا ماننا پڑے گا۔

یہی وہ چیزیں تھیں

جن کی وجہ سے ہمیں قادیان کو چھوڑنا پڑا۔ پھر یہ فیصلہ میں نے خود نہیں کیا۔ بلکہ جماعت کے دوستوں کی طرف سے مجھے یہ مشورہ دیا گیا کہ میں قادیان سے باہر آ جاؤں ویسے میری ذاتی دلچسپیاں تو قادیان سے ہی وابستہ تھیں۔ لیکن میرے سامنے دو چیزیں تھیں اوّل یہ کہ میں قادیان سے باہر چلا جاؤں اور قادیان میں ایک نائب امیر مقرر کر دوں۔ دوم یہ کہ میں ان سب کاموں کو ترک کر دوں جو میرے سپرد کئے گئے ہیں۔ اور قادیان میں ایک قیدی کی حیثیت سے بیٹھا رہوں اور اس بات کی حق میں کہ میں قادیان میں ہی بیٹھا رہوں ایک رائے بھی نہیں تھی۔ ۷ ستمبر کو یہ فیصلہ ہوا کیونکہ ہم سمجھتے ہیں کہ اسلام کی اشاعت کا کام قادیان سے باہر آنے پر ہی ہو سکتا ہے۔ اس لئے ہم

جذباتی چیز کو حقیقت پر قربان کریں گے

پس میں نے ضروری سمجھا کہ آج میں دوستوں کو بتاؤں کہ ہم نے واقعات کو سامنے رکھ کر یہ فیصلہ کیا ہے۔ اور ہمارا قادیان سے باہر آنا ان حالات میں ہوا ہے۔ اگر سقراط کے طریق پر عمل کرتے اور قادیان میں ہی رہتے تو یہ بات غلط ہوتی۔ کیونکہ ہمارے حالات سقراط کے حالات سے نہیں ملتے تھے۔ ہم نے

حضرت مسیح علیہ السّلام کی مثال پر

عمل کیا۔ کیونکہ آپ کے حالات ہمارے حالات سے ملتے تھے۔ خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا بھی جی نہیں چاہتا تھا کہ آپ مکہ کو چھوڑیں۔ لیکن جب آپ نے دیکھا کہ اس کے بغیر اس پیغام کو جو آپ دنیا کی طرف لے کر مبعوث ہوئے تھے نہیں پھیلایا جا سکتا تو آپ مکہ چھوڑنے پر مجبور ہو گئے۔ حضرت ابو بکرؓ فرماتے ہیں کہ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم غارِ ثور سے نکلے تو آپؐ نے آب دیدہ ہو کر اور مکہ کی طرف منہ کر کے فرمایا اے مکہ! تو مجھے بڑا ہی پیارا تھا اور میں تجھے چھوڑنا نہیں چاہتا تھا۔ لیکن افسوس تیرے رہنے والوں نے مجھے یہاں رہنے کی اجازت نہیں دی۔ یہ فقرہ بتاتا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ کو چھوڑنا نہیں چاہتے تھے۔ آپؐ کو مکہ سے محبت تھی۔ لیکن اشاعتِ اسلام چونکہ مقدم تھی اور مکہ میں رہنے سے اس کی اشاعت کا کام باطل ہو جاتا تھا اس لئے آپؐ نے مکہ چھوڑنا قبول کر لیا۔ میں نے بھی اسی سنت کے ماتحت قادیان کو چھوڑا اور اب

واقعات نے تصدیق کر دی ہے

کہ میں اس میں حق بجانب تھا۔ غرض دین کی اشاعت چونکہ سب سے اہم تھی اس لئے میں نے قادیان چھوڑنا قبول کر لیا اور پاکستان آ گیا۔

الفضل کا حق

احباب کرام! الفضل آپ کے مقدس امام حضرت مصلح موعود اطال اللہ بقاءہ کے خطبات اور فرمودات آپ تک پہنچاتا ہے اور مرکزی حالات سے بھی آگاہ کرتا ہے۔ نیز اکناف عالم میں پھیلے ہوئے احمدی مجاہدین کی تبلیغی جدوجہد سے آپ کو روشناس کراتا ہے۔

ایسی خدمت بجالانے والے اخبار کا بھی آپ پر کوئی حق ہے۔ آپ الفضل کے اس حق کو اس کی اشاعت کا دائرہ وسیع کر کے بہت آسانی سے ادا کر سکتے ہیں۔ (مینجر الفضل)

تقرر ضلعی سیکرٹریان نواب شاہ (سندھ)

مندرجہ ذیل ضلعی سیکرٹریان نواب شاہ ۳۰ اپریل ۱۹۶۲ء تک کے لئے منظور کئے گئے ہیں۔ احباب نوٹ فرمائیں۔ (ناظر اعلیٰ)

نام		عہدہ و ضلع
چوہدری ظفر اللہ خان صاحب	ـ	سیکرٹری مال ضلع نواب شاہ (سندھ)
چوہدری ہدایت اللہ صاحب	ـ	″ اصلاح وارشاد ″ ″
حاجی نصر الدین صاحب	ـ	″ تعلیم ″ ″
چوہدری سلطان علی صاحب	ـ	″ امور عامہ ″ ″

نمایاں کامیابی

میرے چچا زاد بھائی عزیزم مجیب الرحمٰن ابن مکرم مولوی ظل الرحمٰن صاحب مربی سلسلہ امسال کراچی یونیورسٹی کے ایل ایل بی (فائنل) میں فرسٹ ڈویژن اور یونیورسٹی بھر میں سیکنڈ پوزیشن لے کر کامیاب ہوئے ہیں۔ فالحمد للہ۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے ان کی مزید کامیابیوں اور ترقیات کے لئے درخواست دعا ہے۔ (کریم المکارم ابن مولوی بذل الرحمٰن صاحب مرحوم راولپنڈی)

ماریشس میں تبلیغ اسلام

فرانسیسی زبان میں تین اہم کتب کی اشاعت۔ اخبار کا اجراء۔ ریڈیو پر تقاریر

احباب جماعت کا والہانہ اخلاص

احمدیہ مسلم مشن ماریشس کی ششماہی رپورٹ

از مکرم محمد اسماعیل صاحب منیر انچارج احمدیہ مشن ماریشس بتوسط وکالت تبشیر ربوہ

ماریشس مشن خلافت ثانیہ کا سب سے پہلا پھل ہے جس کو قائم کرنے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر حضرت صوفی حافظ غلام محمدؓ صاحب بی اے ۱۵ جون ۱۹۱۵ء کو یہاں پہنچے۔ آپ سیلون کے راستہ سے آئے تھے وہاں بھی آپ کے ذریعہ سے جماعت قائم ہوئی۔ آپ کو ابتداء میں ہر قسم کی مشکلات سے دوچار ہونا پڑا سپریم کورٹ تک مقدمات ہوئے تاہم آپ بارہ سال کی کامیاب تبلیغ کرنے کے بعد اپریل ۱۹۲۷ء میں قادیان دارالامان واپس پہنچے آپ کے زمانہ مبارک میں محترمی حافظ عبید اللہ صاحبؓ ۱۹۱۷ء میں آپ کی مدد کے لئے آئے تھے جنہوں نے ۱۹۲۳ء میں ماریشس میں ہی وفات پائی اور Pamplemousses کے قبرستان میں مدفون ہوئے۔ تیسرے نمبر پر محترمی حافظ جمال احمد صاحبؓ مرحوم ۲۷ جولائی ۱۹۲۸ء کو ماریشس میں پہنچے انکے زمانہ میں بھی جماعت کو ہر رنگ میں ترقی ہوئی۔ تبلیغی میدان میں ہی آپ کی وفات ۲۷ دسمبر ۱۹۴۹ء کو ہوئی۔ آپ نے اپنی سادگی، نیکی، تقویٰ اور تبلیغی جوش کی وجہ سے بہترین مثال قائم فرما دی جسکو آج اپنے اور پرائے یاد کرتے ہیں۔

یکم جولائی ۱۹۵۱ء کو شہید ماریشس حافظ عبید اللہ صاحب مرحوم کے صاحبزادے حافظ بشیر الدین صاحب بطور مبلغ یہاں پہنچے اور تقریباً چار سال یہاں سلسلہ کی خدمت کرنے کے بعد ۱۳ اپریل ۱۹۵۵ء کو آپ واپس پاکستان تشریف لے گئے۔ حافظ صاحب کے بعد انکی جگہ مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب بشیر ۲ فروری ۱۹۵۵ء کو یہاں تشریف لائے اور جماعت کی مالی، علمی اور تبلیغی حیثیت کو مضبوط کرنے کے علاوہ جماعت کی قانونی حیثیت کو بھی محفوظ کرنے میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاص کامیابی حاصل کی۔

خلافت میموریل فنڈ۔ خاکسار مشرقی افریقہ کے مشن میں ڈیڑھ سال گزارنے کے بعد حسب ارشاد مرکز ۸ دسمبر ۱۹۶۰ء بذریعہ ہوائی جہاز ماریشس پہنچا۔ ہوائی جہاز ۱۲ گھنٹے لیٹ تھا۔ نیروبی سے چلنے سے پہلے ہی خراب تھا۔ ٹھیک ہونے پر چلا تو مدغاسکر کے قریب پہنچ کر پرواز کے دوران میں خراب ہو گیا مسافروں پر عجب وحشت طاری تھی۔ نیچے سمندر کا صرف نیلا پانی نظر آتا تھا اور سخت خطرہ در پیش تھا۔ میں دل ہی دل میں دعا کر رہا تھا کہ اے خدا میں تو تیرے مسیح موعود کے پیغام پہنچانے کی خاطر اس میں سفر کر رہا ہوں۔ تو ہی اس نیک مقصد کو پورا کرنے میں مدد کر۔ نصف گھنٹہ کی جدوجہد کے بعد ہمارا ہوائی جہاز مدغاسکر کے ہوائی اڈہ پر دوبارہ سلامتی سے آ پہنچا یہاں ضروری مرمت پر کئی گھنٹے صرف ہوئے۔ گو ماریشس کے ہوائی اڈہ پر بہت دیر کے بعد پہنچا تاہم احباب جماعت سینکڑوں کی تعداد میں استقبال کے لئے موجود تھے۔

۸ دسمبر ۱۹۶۰ء سے ۸ جنوری ۱۹۶۱ء تک خاکسار نے حالات کا جائزہ لیا احباب جماعت کی دن رات کی دعاؤں نے ۸ جنوری کو ہمیں ایک اہم مقدمہ میں کامیابی بخشی اسی دن کی یادگار کے طور پر "خلافت میموریل فنڈ" قائم کرنے کی تجویز ہوئی احباب جماعت نے چند منٹوں میں پانچ ہزار روپے کے وعدے لکھوا دیئے بعض نے نقد بھی ادا کر دیئے عجیب خوشی کا سماں تھا ہر احمدی کی خواہش تھی کہ وہ وعدہ لکھوانے میں دوسروں سے سبقت حاصل کرلے۔ جماعت کے غیر حاضر مرد و عورتوں نے بھی بعد میں مزید وعدہ جات بھجوائے۔ چنانچہ مجلس عاملہ نے اس فنڈ کو مضبوط کرکے "دارالسلام" روزہل کی عمارت کو نئی شکل دینے کا تہیہ کیا ہے جس میں فضل عمر کالج جلد سے جلد قائم کرنے کا ارادہ ہے جملہ انتظامات کو سرانجام دینے کے لئے بھائی احمد یدالله صاحب کی نگرانی میں ایک سب کمیٹی مقرر کر دی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو اس نیک اور اہم سکیم کو جلد مکمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

تبلیغی سرگرمیاں: مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب بشیر کو اللہ تعالیٰ نے یہ عظیم الشان کام کرنے کی توفیق دی کہ انہوں نے فرنچ زبان میں تین اہم کتب شائع کیں وفات مسیح علیہ السلام (۲) اسلام میں مسئلہ نبوت ۳۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت۔ یہ تینوں کتب مضمون اور طباعت کے لحاظ سے دیدہ زیب صورت میں شائع ہوئیں خاکسار نے احباب جماعت اور خصوصاً خدام کے ذریعہ ان کتب کی وسیع اشاعت کا انتظام کیا ان کی تشہیر کے لئے اخباروں میں اشتہارات دیئے گئے اور ساتھ ہی تبلیغی پمفلٹوں کا سلسلہ شروع کیا گیا۔ پہلا پمفلٹ "اسلام نسلی امتیازات کو ختم کرنے کے لئے آیا ہے" چار صفحات کا پانچ ہزار کی تعداد میں شائع ہوا۔

دوسرا پمفلٹ ہمارے ہمسایہ ملک کے ایک روزنامہ کے مضمون "اسلام اور عسائیت" کے جواب میں تھا کہ اسلام سب انبیاء کی صداقت کو تسلیم کرتا ہے، یہ بھی پانچ ہزار کی تعداد میں شائع ہوا تیسرا حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اعتراضات کے جواب میں تھا یہاں پہلی دفعہ ہمارے پمفلٹ پانچ ہزار کی تعداد میں شائع ہونے شروع ہوئے ہیں الحمد للہ علیٰ ذالک۔

اخبار کا اجراء: لٹریچر کو مستقل طور پر نکالنے اور عوام تک پہنچانے کے لئے سب سے بہترین ذریعہ اخبار ہوتا ہے چنانچہ اس دیرینہ ضرورت کو پورا کرنے کے لئے Le Message نامی اخبار ۱۹۶۱ء سے فرنچ زبان میں شروع کر دیا گیا ہے۔ پہلا نمبر عید الاضحیٰ کی تقریب پر نکلا اور ایک ہزار کاپی ہاتھوں ہاتھ بک گئی۔ اس نمبر میں مندرجہ ذیل مضامین تھے: (۱) حضرت امیر المومنین کا ایک خطبہ عید "اسلامی عیدوں کی فلاسفی" حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کا مضمون (۲) "اسلام یا کمیونزم۔ کون جیتے گا" (۳) حضرت ہاجرہ کی قربانی (۴) قرآن کی حفاظت (۵) اسلام پر اعتراضات کے جوابات (۶) لجنہ اماء اللہ کی غرض (۷) اسلامی ملکوں کا اتحاد (۸) اسلام کی ترقی (۹) اسلامی نماز۔ احمدیہ لٹریری سرکل وغیرہ دوسرے نمبر میں حسب ذیل مضامین شائع ہوئے (۱) اسلام کی خصوصیات (۲) اسلام کا متحدہ محاذ کیسے قائم ہو سکتا ہے؟ اسلام کی ترقی (۴) عورتوں کو قرآن کی نصیحت (۵) اسلام میں رواداری (۶) قرآن مجید کی حفاظت (۷) نئے عہدنامہ کے متعلق سچی بات (۸) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی تفسیر وغیرہ وغیرہ اس اخبار کا سالانہ یا تعدیہ نمبر نکالنے کا بھی ارادہ ہے۔

بہت سی ضروری کتب کے فرنچ تراجم تیار کروائے جا رہے ہیں۔ بعض کے مکمل ہو گئے ہیں۔ جن میں Islam on March کا ترجمہ وکالت تبشیر ربوہ کے زیر اہتمام تین ہزار کی تعداد

میں طبع ہو رہا ہے۔ "میں اسلام کو کیوں مانتا ہوں" اور "میرا ایمان" بھی جلد طبع ہو رہے ہیں۔ ماریشس کے دس بارہ اہم لیڈروں سے ملاقات کر کے جماعت کا اسلامی لٹریچر ان کی خدمت میں پیش کیا۔ اسی طرح ماریشس کی اہم لائبریریوں میں بھی لٹریچر رکھوانے کی مہم شروع ہے۔ عوام کے بڑھتے ہوئے شوق کے پیش نظر قادیان۔ سکندرآباد ربوہ۔ نائیجیریا۔ لنڈن نیروبی بورنیو سے انگریزی اور اردو کتب بھی کافی تعداد میں منگوا کر تقسیم کی جا رہی ہیں۔

تبلیغی دورے اور درس القرآن

ہفتہ میں تین چار بار درس القرآن کا اہتمام کیا گیا۔ روزہل کے علاوہ بیرونی جماعتوں میں باری باری خدام کے ہمراہ جاتا رہا اور وہاں بھی درس القرآن کا سلسلہ جاری رکھا۔ ایک حلقہ کے خدام کی خواہش پر وہاں تین تبلیغی جلسے یکے بعد دیگرے ہوئے اور مختلف مضامین کی تشریح کی گئی۔ اس سلسلہ میں سب سے اہم جلسہ سینما ہال روزہل میں ۲ر جون کو منعقد ہوا۔ جس کا اعلان اخبارات کے علاوہ ۵ ہزار اشتہارات کے ذریعہ سے بھی کیا گیا۔ چنانچہ دور دراز سے لوگ آئے لیکچر میں جو دو گھنٹہ تک جاری رہا بتایا کہ اس وقت سب سے اہم کام اسلام کی تبلیغ کا ہے۔ جس کے لئے سب کو بیدار ہو کر کام کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر جماعت احمدیہ جیسی چھوٹی سی جماعت کے جہاد سے عیسائیت کی بنیادیں ہل گئی ہیں تو سارے مسلمان مل کر اگر کوشش کریں تو بہت ہی عظیم الشان نتائج پیدا ہو سکتے ہیں۔ ہر ماہ تبلیغی سفر ایک سے ڈیڑھ ہزار میل کا کیا جاتا رہا۔ ناشکر گزار ہوں گا اگر بھائی اسماعیل سبحان کا ذکر نہ کروں۔ جنہوں نے احمدیہ مشن کی بڑھتی ہوئی تبلیغی اور تربیتی ضروریات کے پیش نظر اپنی ایک کار بطور عطیہ پیش کر دی۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ قبل ازیں انہوں نے اپنے بڑے بھائی ابراہیم سبحان کے ساتھ مل کر احمدیہ فضل مسجد فینکس تیار کروائی تھی جس پر تقریباً چالیس پچاس ہزار روپیہ خرچ آیا تھا۔ اور جو اس وقت ماریشس میں نہایت خوبصورت مسجد ہے۔

(باقی)

درخواست دعا

خاکسار کی اہلیہ قریباً تین ماہ سے معدہ اور انتڑیوں کی مرض میں بیمار ہیں کبھی افاقہ ہو جاتا ہے کبھی پھر بیماری عود کر آتی ہے۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ میری اہلیہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (خاکسار عبدالرحیم نیر
دارالرحمت وسطی ربوہ)

ترسیل چندہ وقفِ جدید سال چہارم

مندرجہ ذیل احباب نے اپنا چندہ ارسال فرمایا ہے جزاہم اللہ تعالیٰ
احسن الجزاء (ناظم مال وقفِ جدید)

صوفی نصرت صاحب اراضی یعقوب سیالکوٹ ۶-۰۰
صوفی بشیر احمد صاحب // // ۶-۰۰
سید امجد علی شاہ صاحب ساہوگجر // ۶-۲۵
شمس الدین صاحب مرات
مسجد مبارک سیالکوٹ ۷-۰۰
حکیم محمد سلیم صاحب قریشی ۱۰-۰۰
اہل و عیال // ۱۰-۰۰
بابو محمد اقبال صاحب // // ۳-۰۰
عبد الکریم صاحب ڈار // ۶-۲۵
لال دین صاحب زرگر اسلام پورہ ۶-۰۰
ملک عبد الرحمٰن صاحب قصور ۵-۰۰
اہلیہ صاحبہ فاروقی محمد فاضل صاحب // ۶-۰۰
بشیر احمد صاحب لطیف نگر فارم ۶-۰۰
محمد علی صاحب سیٹھی // ۱۱-۳۷
صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب
(ماہوار قسط) ۵-۰۰
صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب // ۶-۰۰
مرزا منیر احمد صاحب۔
منڈی بہاؤالدین ۶-۷۵
ملک بشیر علی صاحب کنجاہی ۶-۷۵
چوہدری علی محمد صاحب دکاندار
احمد نگر ۶-۰۰
شریف احمد صاحب نواب شاہ ۷-۰۰
والدہ صاحبہ // ۷-۰۰
غلام احمد صاحب // ۷-۰۰
رشید احمد سعید احمد صاحبان احمد نگر ۶-۷۵
محمد ظہور خانصاحب // ۶-۰۰
مولوی محمد الدین صاحب ایم اے۔
دارالرحمت غربی ربوہ ۶-۱۹
مولوی غلام احمد صاحب فرخ کراچی ۶-۷۵
مکرم ایم اے حسین صاحب ڈھاکہ ۵-۰۰
خان نور داد خانصاحب گجرات ۸-۵۰
میاں مسعود سرفراز خانصاحبان گجرات ۶-۰۶
راجہ علی محمد صاحب // ۷-۷۵
محترمہ شریفہ اہلیہ // // ۶-۰۰
محترمہ اہلیہ صاحبہ خواجہ محمد اقبال صاحب // ۶-۰۰
خلیل احمد صاحب اوپل گجرات ۷-۷۵
شیخ عنایت اللہ صاحب // ۶-۱۲
میاں لال دین صاحب مہاجر // ۶-۲۵
مہر ذکاء اللہ صاحب // ۱۰-۰۰
میاں محمد الدین صاحب کالا پورہ // ۱۰-۰۰
ڈاکٹر اعظم علی خانصاحب // ۶-۲۵
عبد الرؤف خانصاحب // ۶-۲۵
چوہدری محمد حسین صاحب اوپل // ۶-۱۹
مشتاق احمد صاحب مبارک // ۳-۰۰
چوہدری عنایت اللہ صاحب بہلولپور سیالکوٹ ۱۳-۵۰

چوہدری محمد طفیل صاحب علیپوالی سیالکوٹ ۶-۰۰
عبد الغفور صاحب گورالہ بستان // ۵-۸۷
ایم ایس خالد صاحب گڑھی شاہو لاہور // ۷-۰۰
ملک خلیل الرحمٰن صاحب // ۶-۰۰
شیخ لطیف احمد صاحب // ۵-۰۰
میاں عبد الواحد صاحب ریوڑی فروش
دہلی دروازہ۔ لاہور ۱۴-۰۰
محمد یٰسین صاحب سنت نگر لاہور ۱۰-۰۰
قریشی محمود احمد صاحب سول لائن لاہور ۸-۰۰
ڈاکٹر عبد الواحد خانصاحب
سیمنٹ بلڈنگ لاہور ۱۰-۰۰
اہلیہ صاحبہ و بچگان قاضی رفعت محمود
صاحب سول لائن لاہور ۱۲-۰۰
چوہدری علی محمد صاحب نارڈ گجرانوالہ ۵-۰۰
بابو اقبال محمد صاحب // ۱۰-۰۰
شیخ معراج الدین صاحب // ۱۰-۰۰
ماسٹر حاکم علی صاحب اوکاڑہ (بلا تفصیل) ۱۲-۰۰
چوہدری غلام احمد صاحب (احمد برادرز)
غلہ منڈی ربوہ ۶-۰۰
عبد القیوم صاحب ڈسپنسر
دار الصدر شرقی ربوہ ۶-۰۰
ولایت حسین صاحب غلہ منڈی ربوہ ۵-۰۰
محمد فیروز الدین صاحب آزاد کشمیر ۵-۰۰
محمد علی صاحب لاٹھیانوالہ لائلپور ۶-۰۰
غلام محمد صاحب و رحمت اللہ صاحب // ۶-۰۰
عزیز احمد صاحب // ۶-۰۰
نذر احمد خانصاحب منٹگمری ۶-۰۰
صوفی رفیع احمد صاحب سکھر ۹-۰۰
نیاز قطب احمد صاحب بٹ پشاور ۶-۲۵
بشیر الدین صاحب // ۳-۰۰
مولوی محمد الطاف صاحب // ۷-۰۰
محمد اسلم صاحب فرسٹ ایئر
فضل عمر ہوسٹل ربوہ ۴-۰۰
منیر حسین صاحب سیکنڈ ایئر // ۶-۰۰
ریاض احمد صاحب // ۶-۵۰
بشارت احمد صاحب // ۹-۰۰
اعجاز احمد صاحب فورتھ ایئر // ۶-۰۰
خان محمد اقبال صاحب سیکنڈ ایئر // ۶-۵۰
ڈاکٹر محمود احمد صاحب صدر راولپنڈی ۶-۰۰
بشیر الدین صاحب // // ۶-۰۰
محمد اسمٰعیل صاحب سبزی فروش // ۵-۰۰
خالدہ صاحبہ اہلیہ بشارت احمد
اردو منزل // ۵-۰۰
قریشی فتح محمد صاحب // // ۵-۰۰
ایم اے خان لدھیانوی // ۱۵-۰۰

شکریہ کے مستحق احباب

احباب جماعت کو الفضل کے ذریعہ اس امر کا علم ہو چکا ہے کہ نظارت اصلاح و ارشاد کی طرف سے ان دنوں مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی توسیع اشاعت الفضل کے سلسلہ میں مختلف مقامات کا دورہ کر رہے ہیں۔ مکرم خواجہ صاحب نے سر دست خوشاب۔ جوہر آباد کھیوڑہ۔ دوالمیال چکوال۔ جہلم اور گوجرخاں کا دورہ کیا ہے یوں تو دیگر احباب نے بھی نمائندہ الفضل سے ایک حد تک تعاون کیا ہے۔ لیکن جن احباب نے خاص طور پر توسیع اشاعت الفضل کے لئے کوشش فرمائی ہے اور بہت سے نئے خریدار دئے ہیں۔ ایسے مخلص احباب کے نام ہم بطور شکریہ ذیل میں درج کرتے ہیں۔

مکرم ماسٹر عبد المنان صاحب رانا حمید اللہ صاحب خوشاب مکرم قاضی عبد الرحمان صاحب امیر جماعت احمدیہ دوالمیال۔ محترمہ ارشاد بیگم صاحبہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ دوالمیال مکرم ملک اعجاز احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ دوالمیال ضلع جہلم۔ مکرم مولوی محمد احمد صاحب نعیم مربی سلسلہ مقیم چکوال محترمہ اہلیہ صاحبہ مکرم خواجہ محمد شفیع صاحب وکیل چکوال عزیز چوہدری منیر احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ چکوال مکرم ماسٹر عبد الحلیم صاحب ایم اے قائد مجلس خدام الاحمدیہ جہلم شہر۔ مکرم سید جواد علی شاہ صاحب بخاری بی اے بی ٹی جہلم۔ عزیز عبد المنان صاحب دلدار مکرم عبد القیوم صاحب ٹھیکیدار جہلم

خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان مخلص احباب اور خواتین کو آئندہ بھی نیکی کے امور میں باہمی تعاون کی توفیق بخشے اور ان کے اخلاص میں اور بھی برکت ڈالے۔ آمین۔

(مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

راولپنڈی میں جلسہ تحریک جدید

جماعت احمدیہ راولپنڈی کا ایک جلسہ مسجد احمدیہ واقعہ مری روڈ میں بعد نماز مغرب زیر صدارت مکرم جناب مولانا جلال الدین صاحب شمس سابق امام مسجد لنڈن منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد گیانی واحد حسین صاحب مربی سلسلہ نے تقریر فرمائی۔ آپ نے اپنے مخصوص طرز بیان سے حاضرین کو بہت محظوظ فرمایا۔ مکرم گیانی صاحب کی تقریر کے بعد الحاج چوہدری شبیر احمد صاحب بی اے وکیل المال نے تحریک جدید کے ذریعہ اکناف عالم میں جو اشاعت اسلام کا کام ہو رہا ہے۔ اور جس رنگ میں احمدی مبلغین کو عظیم الشان کامیابی حاصل ہو رہی ہے ان کو تصویری زبان میں پیش فرمایا۔ غیر از جماعت دوستوں نے بھی بڑی دلچسپی سے حصہ لیا۔ آپ کے بعد جناب صدر مجلس نے اپنی صدارتی تقریر میں ان عظیم الشان قربانیوں کا ذکر فرمایا۔ جو جماعت احمدیہ میدان عمل میں سرانجام دے رہی ہے۔ جناب صاحب صدر نے حاضرین کو اس امر کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی کہ وہ اشاعت اسلام کے لئے زیادہ سے زیادہ قربانیاں کریں تا جلد تر ساری دنیا میں اسلام کا غلبہ ہو۔ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی روحانی حکومت دلوں میں جاگزیں ہو جائے۔

سامعین سے مسجد بھرپور تھی۔ بلکہ بیرونی حصہ میں بھی کثرت سے لوگ نہایت انہماک اور شوق سے آخر وقت تک تقاریر سنتے رہے۔ جلسہ میں لاؤڈ سپیکر اور مستورات کیلئے پردہ کا خاطر خواہ انتظام تھا۔ بالآخر جلسہ کی کارروائی دعا پر اختتام پذیر ہوئی۔

(انسپکٹر تحریک جدید مقیم راولپنڈی)

ہمارے تاجر حضرات توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود نے تعمیر مساجد ممالک بیرون کے لئے مجلس شاورت ۱۹۵۲ء میں یہ قاعدہ منظور فرمایا کہ:-

"بڑے تاجر ہر مہینہ کے پہلے دن کے پہلے سودے کا جو منافع ہو وہ مسجد فنڈ میں دے دیا کریں۔ . . . . چھوٹے تاجروں کے متعلق یہ فیصلہ ہوا تھا کہ وہ ہر ہفتہ کے پہلے دن کے پہلے سودے کا نفع اس غرض (تعمیر مساجد ممالک بیرون) کے لئے دیدیا کریں۔"

چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس ارشاد مبارک کی تعمیل میں ہمارے مخلص دوست مکرم چوہدری غلام رسول صاحب مجھوقیل ٹرانسپورٹ کمپنی چونگی ضلع لاہور نے ۱۶۱/- روپے منافع کی رقم مساجد ممالک بیرون کے لئے ادا فرما کر ایک قابل تقلید نمونہ قائم فرمایا ہے۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا و الآخرت

دیگر تاجر حضرات بھی مذکورہ بالا ارشاد مبارک کے مطابق تعمیر مساجد ممالک بیرون میں حصہ لے کر ثواب دارین حاصل کریں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جارہی ہیں تا کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۶۱۵۵:- میں قمر پروین ملک بنت محمد خورشید احمد قوم ککے زئی پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن گنج مغلپورہ ڈاکخانہ مغلپورہ ضلع لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم مئی ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ زیور طلائی انگوٹھی وزن چھ ماشہ قیمت -/۷۰ روپے۔ گانی وزن ایک تولہ تین ماشہ قیمت -/۱۷۵ روپے۔ ڈنڈیاں دو عدد طلائی وزن ۶ ماشہ قیمت -/۷۰ روپے۔ کل میزان مبلغ -/۳۱۵ ہے۔ یہ میری ملکیت ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت والدین کی طرف سے مجھے دس روپیہ ماہوار جیب خرچ ملتا ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ راقم الحروف ملک منور احمد جاوید۔ وصیت نمبر ۷۵۵۱ نائب قائد مجلس خدام الاحمدیہ گنج مغلپورہ لاہور

الامۃ قمر پروین ملک بقلم خود۔ بنت محمد خورشید احمد صاحب مکان نمبر ۱ گلی نمبر ۱۴ گنج مغلپورہ لاہور

گواہ شد: سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ مرحوم کارکن دفتر وصیت

گواہ شد محمد خورشید بقلم خود۔ والد موصیہ مکان نمبر ۱ گلی نمبر ۱۴ گنج مغلپورہ ۵/۱/۶۱

نمبر ۱۶۱۵۶:- میں ثریا بیگم صاحبہ زوجہ مستری محمد ابراہیم صاحب قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر ۳۹ ڈاکخانہ چک ۴۶ ضلع سرگودھا صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۵/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت صرف مبلغ آٹھ صد روپیہ نصف جس کے چار صد ہوتے ہیں رقم بصورت حق مہر ہے۔ جن میں سے مبلغ -/۵۰۰ روپے نقد وصول کر چکی ہوں۔ بقیہ مبلغ تین صد روپیہ بذمہ خاوند مذکور واجب الوصول ہے مبلغ آٹھ صد روپیہ مذکورہ اور آمد اگر کوئی ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان میں داخل کروں تو وہ منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی

نوٹ ۱۔ مبلغ پانچصد روپیہ وصول شدہ مہر بصورت زیور ہے جس کی تفصیل یہ ہے طلائی چوڑیاں دو تولہ نو ماشہ (۲) کانٹے طلائی ایک تولہ تین ماشہ۔ کل وزن چار تولہ صرف۔

الامۃ ثریا بیگم اہلیہ مستری محمد ابراہیم مغل

گواہ شد فیروز الدین پنشنر انسپکٹر تحریک جدید ضلع سرگودھا

گواہ شد مستری محمد ابراہیم ولد مستری عبدالکریم چک نمبر ۳۹ مذکور سیکرٹری مال خاوند موصیہ وصیت نمبر ۱۴۹۲ ۶/۵/۶۱

نمبر ۱۶۱۵۷:- میں نعمت اللہ ولد محکم الدین قوم بلوچ جتوئی پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن باڈہ ڈاکخانہ باڈہ ضلع لاڑکانہ صوبہ سندھ (سابق) بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۴/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۲۵۰ روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد نعمت اللہ جتوئی

گواہ شد: فضل محمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ مسن باڈہ ضلع لاڑکانہ۔

گواہ شد محکم الدین سیکرٹری مال جماعت احمدیہ مسن باڈہ ضلع لاڑکانہ۔

نمبر ۱۶۱۵۸:- میں محمد صدیق ولد پیر بخش قوم ایڈومسن پیشہ عارضی ملازمت عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن مسن باڈہ ڈاکخانہ باڈہ ضلع لاڑکانہ صوبہ سندھ (سابق) بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۴/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ وصیت جائیداد داخل کروں یا جائیداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کر دہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

تفصیل جائیداد:- ۱۔ ایک مکان مشتمل دو کمرہ اور صحن جس کا موجودہ قیمت -/۱۲۰۰ روپیہ (ایک ہزار دو صد روپیہ صرف ہے) واقع گاؤں مسن۔ ڈاکخانہ باڈہ ضلع لاڑکانہ میں ہے۔

II لیکن میرا گزارہ صرف اس جائیداد پر نہیں ہے بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اس وقت -/۹۰ روپیہ ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہو ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔

العبد:- محمد صدیق ولد پیر بخش مسن

گواہ شد:- فضل احمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ مسن باڈہ ضلع لاڑکانہ

گواہ شد:- عبدالستار ناصر موصی معلم وقف جدید مسن باڈہ۔ ضلع لاڑکانہ سندھ

نمبر ۱۶۱۵۹:- میں صفورہ بنت چوہدری نواب خان قوم وڑائچ پیشہ خانہ داری عمر بیس سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۱۷/ج ڈاکخانہ خاص ضلع سرگودھا صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲ مئی ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میری موجودہ جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ اور نہ ہی کوئی ماہوار آمد ہے بلکہ میرا گزارہ میرے ماں باپ کے ساتھ ہے مجھے ہر ماہ صرف پانچ روپے جیب خرچ ملتا ہے۔ میں تا زیست اپنے ماہوار جیب خرچ اور آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد:- صفورہ بنت چوہدری نائب خان چک ۱۷/ج تحصیل و ضلع سرگودھا

گواہ شد:- کرامت اللہ عفا اللہ موصی ۷۰۶۱ کلرک دفتر تعلیم ربوہ

گواہ شد:- محمد اسلم خان ولد چوہدری محمد افضل خان بھپور تحصیل و ضلع گجرات

نمبر ۱۶۱۶۰:- میں صفیہ بنت چوہدری نواب خان قوم وڑائچ پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۱۷/ج ڈاکخانہ خاص ضلع سرگودھا۔ صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۵/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں اور نہ ہی کوئی ماہوار آمد ہے۔ بلکہ میرا گزارہ اماں باپ کے ساتھ ہے مجھے ہر ماہ پانچ روپے صرف جیب خرچ ملتا ہے۔ میں تازیست اپنے جیب خرچ اور آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد:- صفیہ بنت چوہدری نواب خان چک ۱۷ جنوبی ڈاکخانہ خاص تحصیل و ضلع سرگودھا ۲۲/۵/۶۱۔

گواہ شد:- نذیر احمد ولد چوہدری امین بخش قوم جٹ وڑائچ چک ۹۸ شمالی ڈاکخانہ چک ۹۸ شمالی تحصیل و ضلع سرگودھا۔

گواہ شد:- محمد حسین ولد چوہدری امین بخش چک ۹۸ شمالی ڈاکخانہ چک ۹۸ شمالی تحصیل و ضلع سرگودھا۔

نائب صدر جانسن کے وطن میں فیلڈ مارشل ایوب کا پرجوش استقبال

صدر ایوب کو سان انتانیو کا شہری اور اعزازی میئر بنا لیا گیا

سان انتونیو (ٹیکساس) ۱۷ر جولائی ۔ صدر ایوب نے کل ٹیکساس میں امریکہ کے نائب صدر مسٹر لنڈن جانسن کی دیہی قیامگاہ پر آرام کیا ۔ جب سے آپ امریکہ گئے ہیں ۔ آپ بہت مصروف رہے ہیں ۔ کل انہیں قدرے آرام کا موقعہ ملا ۔

صدر ایوب کل جب ٹیکساس پہنچے تو ٹیکساس کے مہمان نواز باشندوں نے آپ کا انتہائی پرجوش خیر مقدم کیا جب صدر ایوب کی سواری شہر کے بازاروں سے گذری تو ٹیکساس کے لاکھوں باشندوں نے جو امریکہ اور پاکستان کے پرچم اٹھائے ہوئے تھے ۔ تالیوں اور نعروں سے ان کا پرجوش خیر مقدم کیا ۔

رینڈالف کے ہوائی اڈے پر مسٹر لنڈن جانسن نے صدر ایوب کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ ٹیکساس کے باشندوں کی زندگی میں آج کا دن بہت بڑا دن ہے ہم اس تاریخی شہر میں ایک ایسے شخص کا خیر مقدم کر رہے ہیں جسے تاریخ پر عبور حاصل ہے جو آزادی کا حامی ، امریکہ کا دوست اور کمیونزم کا دشمن ہے ۔ اس موقع پر ٹیکساس کے ۷۵ ہزار باشندوں نے جن میں مرد عورتیں اور بچے شامل تھے پرجوش تالیاں بجائیں ۔ مسٹر جانسن نے کہا کہ جب میں اور میرے ساتھی کراچی گئے تھے تو صدر ایوب نے انتہائی گرمجوشی کے ساتھ ہمارا خیر مقدم کیا تھا اور ہمیں یقین دلایا تھا کہ وہ ہمیشہ ہمارا ساتھ دیں گے ۔ امریکی نائب صدر نے کہا کہ فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں اب امریکہ آئے ہیں اور یہاں جس طریقہ سے ان کا پرتپاک خیر مقدم کیا گیا ہے ۔ امریکہ کی تاریخ میں اس کی مثال بہت کم ملتی ہے اور ٹیکساس میں عصر حاضر کے ایک عظیم لیڈر پاکستان کے صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں کا خیر مقدم کرتے ہوئے میں فخر محسوس کرتا ہوں ۔"

صدر ایوب نے اس تقریر کے جواب میں کہا کہ مجھے ٹیکساس آکر بڑی مسرت ہوئی ہے آپ نے ہوائی اڈہ پر موجود ٹیکساس کے ہزاروں باشندوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ "میں اپنے دوست مسٹر جانسن کی دعوت پر یہاں آیا ہوں اور میں پورے ٹیکساس کو مبارکباد دیتا ہوں کہ آپ نے مسٹر لنڈن جانسن جیسے عظیم آدمی پیدا کیا ہے ۔

صدر ایوب نے کہا کہ جب سے میں لنڈن جانسن سے ملا ہوں ۔ مجھے ان کی جرأت ، دانشمندی دور اندیشی اور عام لوگوں سے ملاقات کے خوبصورت انداز سے محبت ہو گئی ہے ۔

اس کے بعد صدر ایوب کو سان انتانیو کا شہری اور اعزازی میئر بنا لیا گیا ۔ جب آپ شہر کی حدود میں موجود ہوں گے تو آپ میئر کے فرائض انجام دیں گے ۔

ایوب اور کینیڈی کے مشترکہ اعلان سے بھارت اور افغانستان کو تشویش

واشنگٹن ۱۷ر جولائی ۔ اخبار ٹائمز آف انڈیا نے اپنے نمائندہ مقیم واشنگٹن کے حوالہ سے یہ خبر شائع کی ہے کہ ایوب اور کینیڈی کے مشترکہ اعلان سے بھارت اور افغانستان کی حکومتوں کے ایوانوں میں زلزلہ آگیا ہے نامہ نگار نے بتایا ہے کہ بھارتی حکومت نے امریکی حکومت سے کینیڈی ایوب مشترکہ اعلان کے "مبہم الفاظ" کی وضاحت کرنے کے لئے کہا ہے ۔

م نامہ نگار نے لکھا ہے کہ افغان سفیر بھی ایسی ہی کارروائی کریں گے مشترکہ اعلان کے ان مندرجات کے بارے میں جن میں کہا گیا ہے کہ پاکستان کو فوجی امداد اس لئے دی جا رہی ہے کہ وہ اپنی سلامتی کے تحفظ کے لئے فوج رکھ سکے ۔ دونوں حکومتوں کی گہری تشویش کا ذکر کرتے ہوئے نامہ نگار نے مزید لکھا ہے کہ بھارت اور افغانستان دونوں کی حکومتوں کا خیال ہے کہ جس قانون کے تحت پاکستان کو امداد دی جا رہی ہے مشترکہ اعلان کے مندرجات اسکی دفعات سے بالکل مختلف ہیں ۔

لیڈر

صفحہ ۲ سے آگے

وہ مٹ جائیں تو مٹ جائیں مگر قرآن کریم کی تعلیمات ہمیشہ زندہ رہیں گی ۔ اسلام کا خدا زندہ خدا ۔ اسلام کا رسول زندہ رسول اور اسلام کی کتاب زندہ کتاب ہے یہ کبھی نہیں مٹ سکتا ۔ ہمارا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو تجدید و احیائے اسلام کے لئے مبعوث فرمایا ہے ۔ اور اس طرح اس نے اپنا یہ وعدہ پورا کیا ہے کہ

انا نحن نزلنا الذکر و

انا لہ لحافظون ۔

اعلانِ نکاح

ماسٹر رحمت علی صاحب ظفر واقف زندگی ولد چوہدری محمد شریف صاحب جج موضع گھنوکے ججہ ضلع سیالکوٹ کا نکاح ہمراہ امۃ الحفیظ بیگم بنت چوہدری محمد دین صاحب مر اسسٹنٹ مینیجر احمد آباد اسٹیٹ بعوض مبلغ ۵ ہزار روپیہ حق مہر بعد نماز مغرب مولانا محمد منشی خان صاحب نے مورخہ ۷ر جولائی ۱۹۶۱ء کو پڑھا ۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو فریقین کے لئے ہر لحاظ سے مبارک کرے ۔

(محمد حسین پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ محمد آباد اسٹیٹ)

کامیابی

عزیزم فرزندم طاہر عبداللہ نے امسال میٹرک کا امتحان ۵۹۳ نمبر لے کر ہائی سیکنڈ ڈویژن میں پاس کیا ہے ۔ الحمد للہ علیٰ ذٰلک ۔ اپنے خاندان اور جماعت کے دس پندرہ عزیزان میں سے جنہوں نے امسال میٹرک کا امتحان پاس کیا ہے سب سے زیادہ نمبر حاصل کئے ہیں ۔ ثم الحمد للہ ۔

احباب جماعت و بزرگان سلسلہ بچے کی مزید دینی و دنیوی ترقی کے لئے دعا فرمائیں ۔

ڈاکٹر ایس ۔ ایم عبد اللہ وزیر آباد)

اس خوشی میں مکرم ڈاکٹر صاحب نے ایک مستحق کے نام سال بھر کے لئے خطبہ نمبر جاری کرایا ہے ۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء ۔

(مینیجر الفضل)

درخواستِ دعا :-

خاکسار نے اس سال بی اے کا اور میرے چھوٹے بھائی نے ایف اے کا امتحان دیا ہوا ہے ۔ نتائج نکلنے والے ہیں احباب جماعت اور صحابہ کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل اور رحم سے ہم کو اعلیٰ کامیابی عطا فرما دے ۔ خاکسار (برکت اللہ منگلا)

انسپکٹر وقفِ جدید

وقف جدید کے لئے ایک انسپکٹر کی ضرورت ہے جسے ربوہ سے باہر دیہاتی اور شہری علاقہ میں کام کرنا ہوگا ۔ اس کام کے لئے ایک نہایت صحت مند اور مخلص انسان کی ضرورت ہے ۔ جو دیہات میں پیدل سفر کر سکے ۔ تبلیغ کا واقف ہو اور حسب ضرورت تقریر بھی کر سکتا ہو ۔ کم سے کم میٹرک پاس ہو ۔ ۴۵ سال سے کم عمر کے لوگ درخواستیں بذریعہ امراء جماعت ۳۱ر جولائی سے قبل بھجوا دیں ۔ تنخواہ کا فیصلہ بعد میں کیا جائے گا ۔

(ناظم مال وقف جدید انجمن احمدیہ ربوہ)

چندہ وقفِ جدید

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا منشا ہے کہ تحریک وقف جدید کے ذریعہ ملک میں تعلیم کو عام کیا جائے اور پسماندہ دیہات کو طبی سہولتیں بہم پہنچا کر اپنے ملک و قوم کی خدمت کی جائے اور غرباء اور پسماندہ مخلوق کی بہبودی کے لئے پوری کوشش کی جائے ۔ لہٰذا گذارش ہے کہ صاحب استطاعت احباب اس مد میں دل کھول کر چندہ ارسال فرما دیں اور ثواب دارین حاصل کریں ۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(ناظم مال وقف جدید)

اسلامی ملکوں کے سربراہوں کی کانفرنس

قاہرہ ۱۷ر جولائی ۔ شمالی نائیجیریا کے وزیر اعظم سر احمد و بیلو نے آج یہاں کہا ہے کہ صدر ناصر نے مسلمانوں میں باہمی تعلقات تعاون اور اتحاد پیدا کرنے کے لئے اسلامی ملکوں کے سربراہوں کی کانفرنس کے نظریہ کی حمایت کی ہے عمان کے سرکاری دورہ پر روانہ ہونے سے پیشتر سر احمد و بیلو نے ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ صدر ناصر سے میری بات چیت بڑی مفید ثابت ہوئی ہے ۔ سر احمد و بیلو نے کہا کہ میں متحدہ عرب جمہوریہ سے اقتصادی اور ٹیکنیکل امداد کا ایک معاہدہ کروں گا ۔ وزیر اعظم نے مزید کہا کہ شمالی نائیجیریا اسرائیل سے تجارتی یا کسی اور قسم کے تعلقات ہرگز قائم نہیں کرے گا ۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴